عبداللطیف خالد چیمہ

سانحہ گوجرانوالہ......پس منظر، پیش منظر

۲۸ر رمضان ۱۴۳۵ھ بمطابق ۲۷ر جولائی ۲۰۱۴ء بروز اتوار گوجرانوالہ میں حیدری روڈ کے قریب قادیانی مسلم تصادم کے نتیجہ میں جو افسوس ناک صورت پیدا ہوئی اس کو سنبھالنے کیلئے گوجنوالہ لے تمام مکاتب فکر نے اپنے شہر کی دیرینہ روایت کو برقرار رکھتے ہوئے جو کردار ادا کیا اس سے پھر یہ بات سامنے آئی کہ اگر اہل فکر ونظر دانش مندی اور حوصلے سے کام لیں تو لگی آگ کو بجھایا جاسکتا ہے تنازعے کا آغاز تو ایک عاقب نامی قادیانی نوجوان کی اس غلیظ حرکت سے ہو اتھا کہ اس نے فیس بک پر توہین کعبۃ اللہ کے حوالہ سے ایک ایسی تصویر شائع کی جس کو لکھنے یا نقل کرنے کا حوصلہ نہیں ایک مسلم نوجوان صدام حسین کو عاقب قادیانی نے یہ تصویر شیئر کی رمضان المبارک کی انتیسویں شب ۲۷ر جولائی کو محلے میں اس پر صدام حسین کی عاقب قادیانی سے تو تکار ہوئی تو معاملہ بڑھ گیا اور قادیانی دھمکیوں اور گالی گلوچ پر اتر آیا ایک سابق قادیانی کے ذریعہ سے عاقب کو سمجھانے کی کوشش کی گئی لیکن وہ بپھر گیا علاقہ میں موجود قادیانی اکھٹے ہوئے اور جمع ہونے والے مسلمانوں پر خشت باری اور فائرنگ کردی جس سے ایک مسلمان بچہ زخمی ہوگیا پولیس اطلاع ملنے کے باوجود بروقت کاروائی سے گریز کرتی رہی حتیٰ کہ اس عمل کے ردعمل میں بلوہ ہوا اور ہجوم نے گراؤ جلاؤ شروع کردیا مسلمان بچہ زخمی ہونے پر قادیانی ایک گھر میں اپنی چند خواتین اور بچوں کو دروازے کی کنڈی لگا کر اپنے گھروں سے بھاگ گئے لوگوں کا ہجوم اکھٹا ہوتا گیا اور بات بڑھ گئی بعض ذمہ دار مسلمانوں نے شعلے میں گھرے مرزائیوں کو نکالا جس میں میاں اعجاز، ملک عرفان، محمد لطیف منہاس، ہمایوں وغیرہ شامل تھے ایک قادیانی خاتون بشریٰ اور دو بچیاں دم گھٹنے سے مرگئیں دونوں طرف سے ایف آئی آر کا اندراج ہوا اس صورت حال کو مزید خراب ہونے سے بچانے اور مقدمہ کی پیروری کیلئے گوجرانوالہ میں آل پارٹیز رابطہ کمیٹی خصوصاً مولانا زاہد الراشدی سے ضروری مشورہ کے بعد مرکزی سطح پر متحدہ تحریک ختم نبوت رابطہ کمیٹی پاکستان کا ایک ہنگامی اجلاس 7 اگست کو مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی دفتر نیو مسلم ٹاؤن لاہور میں مولانا زاہد الراشدی کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں تمام مکاتب فکر کے سرکردہ رہنماؤں نے شرکت کی اس نمائندہ اجلاس میں صورت حال کا بغور جائزہ لیا اور سانحہ گوجرانوالہ کے موقع پر آتش زنی، لوٹ مار اور قتل کے واقعات کو افسوس ناک قرار دیتے ہوئے ایک قرارداد میں کہا گیا کہ اگر توہین کعبہ کے دلخراش واقعہ کا بروقت نوٹس لیا جاتا تو اس کے بعد عوامی اشتعال کی صورت میں واقع ہونے والے افسوس ناک واقعات کی نوبت نہ آتی اس اجلاس میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ مولانا عبدالرؤف فاروقی کی سربراہی میں ایک وفد گوجرانوالہ جائے گا جو مقامی رابطہ کمیٹی کے علاوہ متعلقہ حکام سے بھی ملاقات کرے گا ملکی حالات کی وجہ سے اس میں قدرے تاخیر ہوئی تاہم گزشتہ روز (26 اگست) کو مولانا عبدالرؤف فاروقی، ممتاز قانون دان جناب چودھری محمد ظفر اقبال

ایڈووکیٹ، قاری محمد یوسف احرار اور راقم الحروف ظہر کے وقت جامعہ امینیہ نقشبندیہ درگاہ ابوالبیان ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ پہنچے جہاں مولانا زاہدالراشدی، علامہ احسان اللہ قاسمی، مولانا محمد اشرف مجددی، قاری محمد زاہد سلیم، بابر رضوان باجوہ، مولانا محمد مشتاق چیمہ، مظاہر حسین بخاری، مولانا محمد امین محمدی، مہر محمد یونس، علامہ محمد ایوب صفدر، حافظ محمد عبداللہ، مولانا ابویاسر اظہر حسین فاروقی، رانا محمد کفیل خان مولانا محمد سعید احمد صدیقی، سید احمد حسین زید سمیت کئی دیگر نمائندہ شخصیات ہمارے انتظار میں تھیں تلاوت قرآن کریم سے میٹینگ کا آغاز ہوا اور اب تک کی کارروائی، پولیس تفتیش، عوامی ردعمل کے تمام پہلوؤں سے ہمیں آگاہ کیا گیا راقم الحروف نے گوجرانوالہ کے تمام مکاتب فکر کے سرکردہ اور نمائندہ حضرات کو باہم مل کر خوش اسلوبی کے ساتھ اس قضیے سے نکلنے کی مثبت کوششوں اور تدبر و حکمت کے ساتھ پرامن کارروائی کو نہایت خوش آئند قرار دیتے ہوئے مرکزی ختم نبوت رابطہ کمیٹی کی طرف سے مکمل تعاون کو جاری رکھنے کا یقین دلایا جناب چودھری محمد ظفر اقبال ایڈووکیٹ نے ایف آئی آر کی روشنی میں قانونی پہلوؤں کی نشان دہی کی۔ مولانا عبدالرؤف فاروقی نے کہا کہ قادیانی اور دیگر غیر مسلم اقلیتیں سوچی سمجھی سازش کے تحت بیت اللہ شریف سمیت مختلف شعائر اسلام کی توہین کرتی ہیں اور معمولی سی بات کو بین الاقوامی مسئلہ بنا کر پیش کرتی ہیں اس طرح وہ مسلمانوں اور پاکستان کو بدنام کرنے کے ساتھ ساتھ امریکہ اور یورپی ممالک میں پناہ بھی حاصل کر لیتے ہیں سانحہ حیدری روڈ گوجرانوالہ سے اسی طرح کی سازش کی بو آتی ہے پاکستان کو قادیانیوں نے دل سے تسلیم نہیں کیا اس لئے وہ ملک کو بدنام کرنے کیلئے ہر وقت کمربستہ رہتے ہیں انہوں نے کہا کہ یہ واقعہ انتہائی افسوس ناک ہے اس سے پاکستان بھر کے مسلمانوں میں اضطراب پایا جاتا ہے مسلمانوں میں اس واقعہ کے بعد غم وغصہ کا پیدا ہونا قدرتی امر ہے۔ انہوں نے کہا کہ توہین آمیز مواد پر اشتعال پیدا ہونا ایمان کی علامت ہے مگر اس سلسلہ میں دانش مندی اور حوصلہ سے کام لینا ناگزیر ہے۔ بعدازاں ہم سب نے سی سی پی او گوجرانوالہ وقاص نذیر چوہدری سے ان کے دفتر میں ملاقات کی جہاں مولانا زاہدالراشدی، مولانا عبدالرؤف فاروقی اور جناب چوہدری محمد ظفر اقبال ایڈووکیٹ نے گفتگو میں کہا کہ اس کیس میں قانون کے تقاضے پورے ہونے چاہیں اور پولیس کو اپنی غیر جانبداری یقینی بنانی چاہیے اور یہ سب کچھ نظر بھی آنا چاہیے علماء کرام نے سی سی پی او سے کہا کہ اگر قانون کی عمل داری ہو اور یہ نظر بھی آئے تو کوئی قانون کو ہاتھ میں لینے کے حق میں بھی نہیں ہے یہ ملاقات بریلوی مکتب فکر کے بزرگ عالم دین حضرت مولانا ابوطاہر عبدالعزیز چشتی کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ بعدازاں دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنگنی والا میں حاضری ورضروری مشورہ کے بعد ہم لاہور کیلئے روانہ ہوئے۔ تلخ ترین تجربات سے گزرنے کے بعد ہماری پختہ رائے ہے کہ اگر قادیانیوں کو آئین کا پابند بنا دیا جائے اور امتناع قادیانیت قوانین پر عمل درآمد یقینی ہو جائے تو ہم اس حوالے سے کئی حادثات سے بچ سکتے ہیں لیکن افسوس کہ قادیانی اپنی ارتدادی سرگرمیوں کو اسلام کے نام پر جاری رکھے ہوئے ہیں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں نے چپ سادھ رکھی ہے۔

❁ ❁ ❁